OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

Hazara Islamicus, Vol.:12, Issue: 02, July –Dec 2023
PP: 35-44

تاریخ کبیر میں امام بخاریؒ کی اصطلاح "ترکوہ" کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Imam Bukhari's term "Tarakūho" In Al Tārīkh al Kabīr

Dr. Muhammad Noman
Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat

Dr. Zia Ud Din
Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat

Dr. Muhammad Zahid
Associate Professor, Khyber Medical College Peshawar

Abstract

Since enemies of Islāam had been striving to demolish the foundations of Islām by generating doubt regarding the basic sources of Islām, Qurān Karīm and Aḥādīth Mubārakah. Due to this reason, many fabricated, false and unuthentic Aḥādīth have been associated with the Prophet Ṣallallāho 'Alayhi Wasallam. But the Mujāhidīn of Islām, being the defenders of Islām, had left no stone unturned in this regard to safeguard the forte of Islām from all kinds of objections being raised by foes of Islām and to nullify them. Among them the unique academic contribution of Imām Bukhārī is remarkable. He has laid down principles of criticism for the judgment of the narrations being associated with the Peace be Upon Him. It is therefore, he who is considered as Imām of "Fani Asmā' al Rijāl." He introduced various terminologies in his book "Al-Tārīkh Al Kabīr," among them is the term "Tarkūho". What does he intend by this term? Does this term imply severe weakness or mild weakness? Have other critical scholars ('A'immah Jarḥ wa Ta'dīl) criticized (Jarḥ) the narrators of Ḥadīth using this term or not? According to them, does this term imply severe weakness or mild weakness? An attempt has been made in this article to answer the above questions.

Keywords: *Tarakūho, Imām Bukhārī, Ḥadīth, Jarḥ wa Ta'dīl.*

CC BY

تمہید:

دشمنان اسلام کا مشن ہے کہ اسلام کے عمارت کو گرایا جائے اس منصوبے پر عمل کے لئے وہ شروع دن سے مصروف ہیں اور اسلام کی مضبوط عمارت پر ہر طرف سے حملہ آور ہیں۔ دشمنانِ اسلام کا اصل ہدف اس عمارت کی بنیادیں قرآن کریم واحادیث مبارکہ ہیں۔ مجاہدین اسلام اپنی بساط کے مطابق اللہ تعالیٰ کے سپاہی کا کردار نبھاتے ہوئے دفاع کی ذمہ داریاں نبھاتے آئے ہیں اور ہر میدان میں کفار کو پسپا کرتے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض مجاہدین اسلام علماء سے اس عمارت کی ایسی فصیلیں تعمیر کروائی ہیں جن سے حملہ آوروں کو بہت سخت پریشانی ہے ایسی ہی ایک دیوارِ حفاظت کا نام "فنِ اسماء الرجال" ہے اس فن میں ائمہ جرح وتعدیل روای حدیث پر نقد اور کلام کرتے ہوئے اس کے عادل اور ضعیف ہونے کو واضح کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے ائمہ جرح وتعدیل مختلف اصطلاحات ذکر کرتے ہیں جن سے راوی کے ضعیف اور عادل ہونے کا پتہ چل جاتا ہے ان ائمہ جرح وتعدیل میں ایک امام بخاریؒ بھی ہیں جنہوں اپنی کتاب التاریخ الکبیر میں رایوں پر جرح کرتے ہوئے مختلف اصطلاحات ذکر کی ہیں ان میں ایک اصطلاح "ترکوہ" ہے۔ زیرِ نظر مقالہ میں امام بخاریؒ کی اس اصطلاح کے متعلق تحقیق کی گئی ہے اور اس اصطلاح سے ان کی مراد جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔

ترکوہ:

لفظ "ترکوہ " کا شمار الفاظ جرح میں ہوتا ہے اور اس کا معنیٰ ہے:

"ترک الائمة الروایة عنه ، إما لکذبه أو تهمته بذلك أو فسقه، أو کثرة غلطه ونحو ذالك، وهو الذي يقال فيه (متروک) أو (متروک الحديث)"[1]

"علمائے جرح وتعدیل نے جھوٹ یا فسق یا کثرت اغلاط کی وجہ سے اس سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے اور یہ وہ راوی ہے جس کے متعلق (متروک) یا (متروک الحدیث) کہا جاتا ہے۔"

امام ذہبیؒ نے جرح کے پانچ مراتب کے لیے جو الفاظ بیان کیے ہیں ان میں لفظِ جرح " **ترکوہ** "شامل نہیں ہے لیکن لفظِ جرح "**متروک** "ان میں پایا جاتا ہے اور اس (**متروک**) کو تیسرے درجہ میں رکھا ہے یعنی جرح شدید ہے۔ [2]

امام عراقیؒ نے جرح کے پانچ مراتب مقرر کیے ہیں اور ان میں لفظِ جرح " **ترکوہ** " شامل نہیں ہے لیکن لفظِ جرح "متروک" کو شامل کیا ہے اور اس (متروک) کو دوسرے درجہ میں رکھا ہے یعنی جرح شدید ہے۔[3]

امام سخاویؒ نے مراتب جرح جو بیان کیے ہیں وہ چھ ہیں اور انہوں نے "**ترکوہ**" کو تیسرے درجہ میں رکھا ہے یعنی جرح شدید میں شمار کیا ہے۔[4]

امام سیوطیؒ نے جرح " **ترکوہ** " کو دوسرے درجہ میں شمار کیا ہے یعنی جرح شدید ہے[5]۔

اس کا حکم:

تمام ائمہ جرح وتعدیل اس کو مراتب جرح کے شدید مرتبہ میں شمار کرتے ہیں یعنی جس راوی میں اس درجہ کے الفاظ پائے جاتے ہیں تو وہ نا قابل احتجاج ہوتا ہے ([6])۔

لفظ جرح " ترکوہ "امام بخاری کے نزدیک:

امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں راویوں پر جرح کرتے ہوئے اس لفظ جرح کو بھی استعمال کیا ہے۔اب اس سے ان کی مراد کیا ہے؟آیا یہ جرح شدید ہے یا جرح خفیف؟

امام بخاریؒ کی اس لفظِ جرح "**تركوه**" کی تفسیر وتشریح میں علمائے جرح وتعدیل میں سے کسی بھی امام سے کوئی بھی قول وارد نہیں ہے کہ اس سے امام بخاریؒ کی مراد کیا ہے؟جس طرح "**منكرالحديث**"یا" **فيه نظر**"وغیرہ کے وضاحت کے متعلق دیگر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال پائے جاتے ہیں۔چنانچہ اس لفظِ جرح کی وضاحت کے لیے تاریخ کبیر میں اس لفظِ جرح "**تركوه**" سے مجروح قرار دیے گئے رواۃ کی طرف رجوع کیا گیا۔اور اس لفظِ جرح کی حیثیت معلوم کرنے لے لیےاُن راویوں کے متعلق دیگر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا سہار لیا گیا۔

تاریخ کبیر میں لفظ جرح " تركوه **" سے مجروح رواۃ دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال کی روشنی میں:**

تاریخ کبیر میں امام بخاریؒ نے جن رواۃ پر لفظِ جرح " **تركوه** " سے جرح کی ہے ان کی تعداد بائیس ہے اب یہاں پر تاریخ کبیر میں اس لفظ جرح سے مجروح چند رواۃ کو لیتے ہیں اور ان کے متعلق دوسرے علمائے جرح وتعدیل کی رائے معلوم کرتے ہیں کہ وہ ان کے متعلق کیا کہتے ہیں؟جس سے یہ معلوم ہوجائے گا کہ وہ رواۃ کس درجہ کے ہیں؟آیا ان میں ضعف شدید پایا جاتا ہے یا ضعف یسیر؟اور یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ امام بخاریؒ کی اس جرح کا شمار جرح شدید میں ہے یا جرح خفیف میں؟

۱۔ حکم بن عبداللہ

امام بخاریؒ کی نظر میں: " تركوه "[7]

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: " **ليس بشيئ** "[8]۔(جرح شدید)۔
- امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں: " **جاهل كذاب** "[9]۔(جرح شدید)۔
- امام مسلمؒ فرماتے ہیں: " **منكر الحديث** "[10]۔(جرح خفیف)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں: " **متروك الحديث** "[11]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: "**ذاهب متروك الحديث لا يكتب حديثه كان يكذب**"[12]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں "**يروي الموضوعات عن الأثبات** "[13]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "**ضعفه بين على حديثه** "[14]۔(جرح خفیف)۔
- امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: " **متروك** "[15]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں: "**متروك الحديث** "[16]۔(جرح شدید)۔
- امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: " **متروك متهم** "[17]۔(جرح شدید)۔

۲۔ حفص بن سلیمان

امام بخاریؒ کی نظر میں : " ترکوہ "[18]

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء :

- امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں: " **ليس بثقة** "[19]۔(جرح شدید)۔
- امام احمدؒ فرماتے ہیں : " **متروك الحديث** "[20]۔(جرح شدید)۔
- امام مسلم فرماتے ہیں: " **متروك الحديث** "[21]۔(جرح شدید)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں : " **متروك الحديث** " [22]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: " **متروك الحديث** "[23]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں: " **ضعيف** "[24]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں :"**عامة حديثه عمن روى عنهم غير محفوظة** "[25]۔(جرح خفیف)۔
- امام دار قطنیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[26]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں: "**متروك الحديث** " [27]۔(جرح شدید)۔
- امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: " **ثبت في القراءة واهي الحديث** "[28]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں :"**متروك الحديث مع إمامته في القراءة** "[29]۔(جرح شدید)۔

۳۔عبد الرحیم بن زید

امام بخاریؒ کی نظر میں : " ترکوہ "[30]

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء :

- امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں: " **غير ثقة** "[31]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو داودؒ فرماتے ہیں: " **ضعيف** "[32]۔(جرح خفیف)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں : " **متروك** "[33]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: "**ترك حديثه** "[34]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو زرعہؒ فرماتے ہیں : " **واهي ضعيف الحديث** " [35]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن شاہینؒ فرماتے ہیں :"**ليس بشيئ** "[36]۔(جرح شدید)۔
- امام دار قطنیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[37]۔(جرح خفیف)۔
- امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: " **تركوه** "[38]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں: " **متروك** "[39]۔(جرح شدید)۔

۴۔ عثمان بن عبد الرحمان

امام بخاریؒ کی نظر میں: "ترکوه "[40]۔

دیگر علماء جرح و تعدیل کی آراء:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: "**ضعیف** "[41]۔ (جرح خفیف)۔
- امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں: " **ساقط** "[42]۔ (جرح شدید)۔
- امام مسلمؒ فرماتے ہیں: " **ذاهب الحديث** " [43]۔ (جرح شدید)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں: " **متروك الحديث** "[44]۔ (جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں: "**متروك الحديث، كذاب** "[45]۔ (جرح شدید)۔
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: " **لا يجوز الاحتجاج به** " [46]۔ (جرح خفیف)۔
- امام دار قطنیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[47]۔ (جرح خفیف)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں: " **لا شيء في الحديث** " [48]۔ (جرح شدید)۔
- امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں : " **متروك** "[49]۔ (جرح شدید)۔

۵۔ غیاث بن ابراہیم

امام بخاریؒ کی نظر میں: "ترکوه "[50]

دیگر علماء جرح و تعدیل کی آراء:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: " **كذاب، ليس بثقة ولامأمون** "[51]۔ (جرح شدید)۔
- امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں: " **كان يضع الحديث** "[52]۔ (جرح شدید)۔
- امام مسلمؒ فرماتے ہیں : " **متروك الحديث** "[53]۔ (جرح شدید)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں : " **متروك الحديث** "[54]۔ (جرح شدید)۔
- امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں : " **منكر الحديث** "[55]۔ (جرح خفیف)۔
- امام دار قطنیؒ نے ضعفاء میں شمار کیا ہے[56]۔ (جرح خفیف)۔
- امام ابو نعیمؒ فرماتے ہیں : " **تركوه** "[57]۔ (جرح شدید)۔
- امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: " **تركوه** "[58]۔ (جرح شدید)۔

۶۔ معلی بن ہلال

امام بخاریؒ کی نظر میں: " ترکوه "[59]۔

دیگر علماء جرح وتعدیل کی آراء:

- امام ابن معینؒ فرماتے ہیں: "**کذاب**"[60]۔(جرح شدید)۔
- امام علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں: "**کان غیرثقة**"[61]۔(جرح شدید)۔
- امام احمدؒ فرماتے ہیں: "**حدیثه موضوع کذب**"[62]۔(جرح شدید)۔
- امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں: "**کذاب**"[63]۔(جرح شدید)۔
- امام عجلیؒ فرماتے ہیں: "**کذاب**"[64]۔(جرح شدید)۔
- امام نسائیؒ فرماتے ہیں: "**متروك الحدیث**"[65]۔(جرح شدید)۔
- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: "**منکر الحدیث**"[66]۔(جرح خفیف)۔
- امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "**یروي الموضوعات عن الثقات، وكان غاليا في التشيع يشتم الصحابة، لا تحل الرواية عنه بحال**"[67]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "**هو في عداد من يضع الحديث**"[68]۔(جرح شدید)۔
- امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: "**یکذب**"[69]۔(جرح شدید)۔
- امام ابن قیسرانیؒ فرماتے ہیں: "**کذاب**"[70]۔(جرح شدید)۔

خلاصہ بحث

جس طرح ہم نے اوپر بیان کیا کہ امام بخاریؒ کی اس لفظِ جرح کی تفسیر ووضاحت کے متعلق کسی بھی امام کا قول موجود نہیں ہے لہٰذا ہم نے اس کا مرتبہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ آیا اس لفظِ جرح کا شمار جرح شدید میں ہوگا یا جرح خفیف میں؟

امام بخاریؒ نے جن راویوں کے متعلق لفظِ جرح "**ترکوہ**" استعمال کیا ہے محقق نے جب ان راویوں کا دیگر ائمہ ناقدین کے اقوال کی روشنی میں جائزہ لیا تو یہ واضح ہو گیا کہ: اس لفظِ جرح سے امام بخاریؒ کی مراد جرح شدید ہے کیونکہ جن راویوں کے متعلق انہوں نے اس لفظِ جرح "**ترکوہ**" سے جرح کی ہے تو ان میں زیادہ تر رواۃ کے متعلق دیگر علمائے جرح وتعدیل کی جرح بھی شدید پائی گئی اور وہ رواۃ اُن کے ہاں متروک اور ناقابل احتجاج ہیں۔ لہٰذا لفظِ جرح "**ترکوہ**" امام بخاریؒ کے ہاں جرح شدید ہے۔ صرف ایک راوی ایسا ہے جس کے متعلق امام بخاریؒ نے یہ جرح استعمال کی ہے اور وہ تمام ائمہ کے نزدیک عادل اور ثقہ راوی ہے اور وہ راوی امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیمؒ ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور راوی ایسا نہیں ہے جس کے متعلق امام بخاریؒ نے یہ جرح کی ہو اور اس کے متعلق دیگر ائمہ میں سے کسی امام کی جرح شدید نہ پائی جاتی ہو بلکہ زیادہ تر تعداد میں ایسے رواۃ ہیں جو تقریبًا تمام ائمہ کے نزدیک متروک اور ناقابل احتجاج ہیں اور بہت کم رواۃ ایسے ہیں جن کے متعلق بعض ائمہ کی جرح، خفیف ہے اور زیادہ تر ائمہ کی جرح شدید ہے۔

نتائج البحث:

1. لفظ "**ترکوہ**" کا شمار الفاظ جرح میں ہوتا ہے اور اس کا معنی ہے: علمائے جرح وتعدیل نے جھوٹ یا فسق یا کثرت اغلاط

کی وجہ سے اس سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔

2. امام بخاریؒ کے علاوہ دوسرے ائمہ جرح وتعدیل بھی یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔
3. لفظِ جرح " **ترکوہ** "امام سخاویؒ کے نزدیک مراتبِ جرح (چھ مراتب) میں تیسرے نمبر پر ہے جبکہ امام سیوطیؒ کے نزدیک دوسرے نمبر پر ہے یعنی جرح شدید ہے۔
4. تمام ائمہ جرح وتعدیل کے نزدیک جس راوی کے اندر یہ لفظِ جرح پایا جائے تو وہ ناقابل احتجاج ہوتا ہے۔
5. تاریخ کبیر میں ۲۲ رواۃ کے متعلق لفظِ جرح " **ترکوہ** "وارد ہوا ہے۔
6. تاریخ کبیر میں لفظِ جرح" **ترکوہ** " سے مجروح رواۃ کو دیگر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی روشنی میں دیکھنے کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ: لفظِ جرح " **ترکوہ** "امام بخاریؒ کے ہاں جرح شدید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
7. جن راویوں کے متعلق امام بخاریؒ نے اس لفظِ جرح" **ترکوہ** " سے جرح کی ہے تو اُن میں زیادہ تر رواۃ کے متعلق دیگر علمائے جرح وتعدیل کی جرح بھی جرح شدید پائی گئی اور وہ رواۃ اُن کے ہاں بھی متروک اور ناقابل احتجاج ہیں۔
8. صرف ایک راوی ایسا ہے جس کے متعلق امام بخاریؒ نے یہ جرح استعمال کی ہے اور وہ تمام ائمہ کے نزدیک عادل اور ثقہ راوی ہے اور وہ راوی امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیمؒ ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] سید عبد الماجد غوری، معجم الفاظ الجرح والتعدیل، دار ابن کثیر، دمشق-بیروت، ۱۴۲۸ھ، ص: ۷۸

[2] ذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد، م: ۷۴۸ھ، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ت: علی محمد البجاوی، دار المعرفہ للطباعہ والنشر، بیروت—لبنان، طبع: اول، ۱۳۸۲ھ-۱۹۶۳م، ج۱، ص ۴

[3] عراقی، ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم بن حسین، م: ۸۰۶ھ، الفیۃ العراقی المسماۃ ب: التبصرۃ والتذکرۃ فی علوم الحدیث، ت: العربی الدائز الفریاطی، مکتبۃ دار المنہاج للنشر والتوزیع، الریاض-المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط: دوم، ۱۴۲۸ھ، ج۱، ص ۱۲۳

[4] سخاوی، شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد، م: ۹۰۲ھ، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی، ت: علی حسین علی، مکتبۃ السنہ—مصر، طبع: اول، ۱۴۲۴ھ، ج۲، ص ۱۲۵

[5] السیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین، م: ۹۱۱ھ، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ت: ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی، دار طیبہ، ج۱، ص ۴۰۹

[6] Shah, S. A. ., Malik, S. J. ., & Ud Din, D. Z. (2023). Carl Brockelmann’s views about Makki Era of Holy Prophet’s Life: نبی اکرم ﷺ کی مکی زندگی کے بارے میں کارل بروکلمان کی آراء. *Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization*, *4*(4), 28–49. Retrieved from https://www.arjicc.com/index.php/arjicc/article/view/288 and also

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، م: ۲۵۶ھ، التاریخ الکبیر، ط: دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد—دکن، ج۲، ص ۳۴۵

[8] یحیٰی بن معین بن عون بن زیاد، م: ۲۳۳ھ، معرفۃ الرجال عن یحیٰی بن معین (روایۃ ابن محرز)، ت: الجزء الاول: محمد کامل القصار، مجمع اللغۃ العربیہ—دمشق، ط: اول، ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵م، ج۱، ص ۶۲

[9] جوزجانی، ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق، م: ۲۵۹ھ، احوال الرجال، ت: عبد العلیم عبد العظیم بستوی، حدیث اکیڈمی- فیصل آباد، پاکستان، ج۱، ص ۲۵۹

[10] مسلم بن حجاج ابو الحسن نیسابوری، م: ۲۶۱ھ، الکنی والاسماء، ت: عبد الرحیم محمد احمد قشقری، عمادۃ البحث العلمی جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، مملکت عربیہ سعودیہ، ط: اول، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴م، ج۱، ص ۴۸۹

[11] نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب، م: ۳۰۳ھ، الضعفاء والمتروکون، ت: محمود ابراہیم زاید، دار الوعی— حلب، ط: اول، ۱۳۹۶ھ، ج۱، ص ۲۹

[12] ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس، م: ۳۲۷ھ، الجرح والتعدیل، ط: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ- حیدر آباد دکن—ہند، دار احیاء التراث العربی—بیروت، ط: اول، ۱۲۷۱ھ- ۱۹۵۲م، ج۳، ص ۱۲۱

[13] ابن حبان، محمد بن حبان بن احمد بن حبان م: ۳۵۴ھ، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، ت: محمود ابراہیم زاید، دار الوعی— حلب، ط: اول، ۱۳۹۶ھ، ج۱، ص ۲۴۸

[14] ابن عدی، ابو احمد بن عدی الجرجانی، م: ۳۶۵ھ، الکامل فی ضعفاء الرجال، ت: عادل احمد عبد الموجود- علی محمد معوض، الکتب العلمیہ- بیروت- لبنان، ط: ۱، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷م، ج۲، ص ۴۸۳

[15] دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد م: ۳۸۵ھ، الضعفاء والمتروکون، ت: در عبد الرحیم محمد قشقری، مجہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، ط: ۱۴۰۴ھ، ج۲، ص ۱۴۸

[16] ابن قیسرانی، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی، م: ۵۰۷ھ، ذخیرۃ الحفاظ (من الکامل لابن عدی)، ت: در عبد الرحمٰن الفریوائی، دار السلف— الریاض، ط: اول، ۱۴۱۶ھ- ۱۹۹۶م، ج۱، ص ۴۱۴

[17] ذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد، م: ۷۴۸ھ، المغنی فی الضعفاء، ت: الدکتور نور الدین عتر، ج۱، ص ۱۸۳

[18] التاریخ الکبیر، ج۲، ص ۳۶۳

[19] یحیٰی بن معین بن عون بن زیاد، م: ۲۳۳ھ، تاریخ ابن معین (روایۃ عثمان الدارمی)، ت: در احمد محمد نور سیف، دار المامون للتراث— دمشق، ج۱، ص ۹۷

[20] ابن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل م: ۲۴۱ھ، العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد، ت: وصی اللہ بن محمد عباس، دار الخانی، ریاض، ط: دوم، ۱۴۲۲ھ- ۲۰۰۱م، ج۲، ص ۳۸۰

[21] الکنی والاسماء للامام مسلم، ج۱، ص ۵۴۰

[22] الضعفاء والمتروکون للنسائی، ج۱، ص ۳۱

[23] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج۳، ص ۱۷۳

[24] ابو زرعہ الرازی، الضعفاء لابی زرعہ الرازی، عمادۃ البحث العلمی جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، مملکت عربیہ سعودیہ، ط: اول، ۱۴۰۲ھ- ۱۹۸۲م، ج۲، ص ۵۰۲

[25] الکامل فی ضعفاء الرجال، ج۳، ص ۲۷۶

[26] الضعفاء والمتروکون للدارقطنی، ج ۲، ص ۱۴۹

[27] ذخیرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۵۹۱

[28] ذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد، م: ۷۴۸ھ، الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستہ، ت: محمد عوامہ احمد محمد نمر الخطیب، دار القبلہ للثقافۃ الاسلامیہ - مؤسسۃ علوم القرآن، جدہ، ط: اول، ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۲م، ج ۱، ص ۳۴۱

[29] ابن حجر عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد، م: ۸۵۲ھ، تقریب التہذیب، ت: محمد عوامہ، دار الرشید — سوریا، ط: اول، ۱۴۰۶ — ۱۹۸۶، ج ۱، ص ۱۷۲

[30] التاریخ الکبیر، ج ۶، ص ۱۰۴

[31] احوال الرجال، ج ۱، ص ۳۳۴

[32] ابو داود سلیمان بن اشعث، م: ۲۷۵ھ، سؤالات ابی عبید الآجری ابا داود السجستانی فی الجرح والتعدیل، ت: محمد علی قاسم العمری، عمادۃ البحث العلمی جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، مملکت عربیہ سعودیہ، ط: اول، ۱۴۰۳ھ - ۱۹۸۳م، ج ۱، ص ۲۸۷

[33] الضعفاء والمتروکون للنسائی، ج ۱، ص ۶۸

[34] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج ۵، ص ۳۴۰

[35] الضعفاء لابی زرعہ الرازی، ج ۳، ص ۸۱۴

[36] ابن شاہین بغدادی، عمر بن احمد بن عثمان م: ۳۸۵ھ، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین، ت: عبد الرحیم محمد احمد قشقری، ط: اول، ۱۴۰۹ھ - ۱۹۸۹م، ج ۱، ص ۱۳۲

[37] الضعفاء والمتروکون للدارقطنی، ج ۲، ص ۱۶۲

[38] ذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد، م: ۷۴۸ھ، الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستہ، ت: محمد عوامہ احمد محمد نمر الخطیب، دار القبلہ للثقافۃ الاسلامیہ - مؤسسۃ علوم القرآن، جدہ، ط: اول، ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۲م، ج ۱، ص ۶۵۰

[39] تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۳۵۴

[40] التاریخ الکبیر، ج ۶، ص ۲۳۸

[41] یحییٰ بن معین بن عون بن زیاد، م: ۲۳۳ھ، تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری)، ت: د راحمد محمد نور سیف، مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی — مکہ مکرمہ، ط: اول، ۱۳۹۹ — ۱۹۷۹، ج ۳، ص ۳۶۱

[42] احوال الرجال، ج ۱، ص ۲۱۷

[43] الکنی والاسماء للامام مسلم، ج ۱، ص ۵۶۹

[44] الضعفاء والمتروکون للنسائی، ج ۱، ص ۷۵

[45] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج ۵، ص ۱۵۷

[46] المجروحین لابن حبان، ج ۲، ص ۹۸

[47] الضعفاء والمتروکون للدارقطنی، ج ۲، ص ۱۶۶

[48] ابن قیسرانی، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی، م: ۵۰۷ھ، تذکرۃ الحفاظ (اطراف احادیث کتاب المجروحین لابن حبان)، ت: حمدی عبد المجید السّلفی، دار الصمیعی للنشر والتوزیع، ریاض، ط: اول، ۱۴۱۵ھ - ۱۹۹۴م، ج ۱، ص ۳۹۹

[49] تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۳۸۵

[50] التاریخ الکبیر، ج۷، ص۱۰۹

[51] تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری)، ج۳، ص۴۶۸

[52] احوال الرجال، ج۱، ص۳۴۰

[53] الکنی والاسماء للامام مسلم، ج۱، ص۵۲۲

[54] الضعفاء والمتروکون للنسائی، ج۱، ص۸۶

[55] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج۷، ص۵۷

[56] الضعفاء والمتروکون للدارقطنی، ج۳، ص۱۲۷

[57] ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد، م:۴۳۰ھ، الضعفاء للاصبہانی، ت: فاروق حمادہ، دار الثقافہ - الدار البیضاء، ط:اول، ۱۴۰۵–۱۹۸۴، ج۱، ص۱۲۷

[58] المغنی فی الضعفاء، ج۲، ص۵۰۷

[59] التاریخ الکبیر، ج۷، ص۳۹۶

[60] تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری) ج۴، ص۱۲۸

[61] ابن مدینی، علی بن عبد اللہ بن جعفر، م: ۲۳۴ھ، سؤالات محمد بن عثمان بن ابی شیبہ لعلی بن المدینی، ت: موفق عبد اللہ عبد القادر، مکتبۃ المعارف –ریاض، ط: اول، ۱۴۰۴، ج۱، ص۱۶۹

[62] ابن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، م: ۲۴۱ھ، (مؤلف: ابراہیم النحاس) الجامع لعلوم الامام احمد- علل الحدیث، دار الفلاح للبحث العلمی و تحقیق التراث، الفیوم –جمہوریہ مصر العربیہ، ط: اول، ۱۴۳۰ھ- ۲۰۰۹م، ج۱۵، ص۳۳۳

[63] احوال الرجال، ج۱، ص۸۲

[64] عجلی، ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح، م: ۲۶۱ھ، معرفۃ الثقات من رجال اہل العلم والحدیث و من الضعفاء وذکر مذاہبہم واخبارہم، ت: عبد العلیم عبد العظیم البستوی، مکتبۃ الدار –مدینہ منورہ –سعودیہ، ط: اول، ۱۴۰۵–۱۹۸۵، ج۲، ص۲۸۹

[65] الضعفاء والمتروکون للنسائی، ج۱، ص۹۶

[66] الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم، ج۸، ص۳۳۲

[67] المجروحین لابن حبان، ج۳، ص۱۶

[68] الکامل فی ضعفاء الرجال، ج۸، ص۱۰۲

[69] الضعفاء والمتروکون للدارقطنی، ج۳، ص۱۳۲

[70] ذخیرۃ الحفاظ، ج۱، ص۳۵۲